Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org)

982
۔ امام علی (ع
)!
میں رسول اکرم کے ساتھ ہوں گا اور میرے فرزند میرے ساتھ حوض کوثر پر ہوں گے لہذا جسے میرے ساتھ رہناہے اسے میری بات کو اختیار کرنا ہوگا اور میرے عمل کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔(خصال ص
624
/
10
روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم ، تفسیر فرات ص
367
/
499
جامع الاخبار ،
495
/
1376
غرر الحکم حاشیہ ص ،
3763
)۔
983
۔ حماد لحام امام صادق (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم نے فرمایا کہ اگر تم نے میرے خلاف عمل کیا تو میرے ساتھ آخرت میں نہیں رہ سکتے ہو پروردگار اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ ہمارے اعمال کے خلاف عمل کرنے والے ہماری منزل میں نازل ہوں، پروردگار کعبہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوسکتاہے
۔ (کافی
8
ص
253
/
358
تنبیہ الخواطر ،
2
ص

176
) ۔
984
۔ امام علی (ع)! جو ہم سے محبت کرے اسے ہمارا جیسا عمل بھی کرنا ہوگا اور اس راہ میں تقویٰ کو ردا کو اوڑھنا ہوگا ۔(غرر الحکم ص
8483
)۔
985
۔ امام علی (ع
)!
جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا جیسا عمل بھی کرے اور اس راہ میں تقویٰ سے مددلے کہ دنیا و آخرت کا سب سے بڑا مددگار تقویٰ الہی ہی ہے۔(خصال
614
/
10
روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع) ، تحف العقول ص
104
)۔
986
۔ امام صادق (ع
)!
میں والد بزرگوار کے ساتھ نکل کر مسجد رسول میں گیا ، قبر و منبر کے درمیان شیعوں کی ایک جماعت موجود تھی ، آپ نے انھیں سلام کیا ، ان لوگوں نے جواب دیا تو آپ نے فرمایاکہ میں تمھاری روح اور تمھاری خوشبو کو دوست رکھتاہوں لہذا اپنے تقویٰ اور ورع سے میری مدد کرو اور یہ یاد رکھو کہ ہماری محبت ورع اور سعی عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی ہے اور اگر کوئی شخص کسی بندہ کے پیچھے چلے تو اسے اس کے مطابق عمل بھی کرنا چاہیئے ۔(کافی
8
ص
212
/
259
روایت عمرو بن المقدام، امالی صدوق ص
500
/
4
روایت ابوبصیر ، فضائل الشیعہ
51
/
8
از محمد بن عمران)۔

987

۔ امام مہدی (ع

)!

جناب شیخ مفید (ر) کے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص کو وہ عمل کرنا چاہیئے جو ہماری محبت سے قریب بنادے اور ہر اس عمل سے پرہیز کرنا چاہئے جو ہم سے کراہت اور بیزاری کا سبب بنے کہ ہمارا ظہور اچانک ہوگا اور اس وقت نہ کوئی توبہ کار آمدہوگی اور نہ ہمارے عتاب سے کوئی شرمندگی بچا سکے گی (احتجاج

2

ص

599

)۔

988

۔ حنش بن

المعتمر!

میں امیر المومنین علی (ع) بن ابی طالب (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام کرکے مزاج دریافت کیا تو فرمایا کہ میری شام اس عالم میں ہوئی ہے کہ میں اپنے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہوں اور ہمارا دوست اس رحمت خدا پر مطمئن ہے جس کا انتظار کررہا تھا اور ہمارا دشمن اپنی تعمیر جہنم کے کنارہ کررہاہے جس کا انجام جہنم میں گرجاناہے اور گویا کہ اہل رحمت کیلئے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور انھیں رحمت مبارک ہے اور اہل جہنم کیلئے جہنم کی ہلاکت حاضر ہے۔

حنش ! جو شخص یہ معلوم کرنا چاہتاہے کہ میرا دوست ہے یا دشمن ؟ اسے چاہئے کہ اپنے دل کا امتحان کرے، اگر ہمارے دوستوں کا دوست ہے تو ہمارا دشمن نہیں ہے اور ہمارے دوستوں کا دشمن ہے تو پھر ہمارا دوست نہیں ہے ، خدا نے ہمارے دوست کی دوستی کا عہد لیا ہے اور ہمارے دشمنوں کا نام کتاب

(میں ثبت کردیاہے، ہم نجیب اور پاکیزہ افراد ہیں اور ہمارا گھرانہ انبیاء کا گھرانہ ہے۔(امالی طوسی (ر

113

/

172

امالی مفید (ع) ص ،

334

/

74

بشارة المصطفیٰ ص ،

45

کشف الغمہ ،

2

ص

8

الغارات ،

2

ص

585
)۔
989
۔ امام علی (ع
)!
جس نے اللہ سے محبت کی اس نے نبی سے محبّت کی اور اس نے ہم سے محبت کی اور جس نے ہم سے محبّت کی وہ ہمارے شیعوں سے بہر حال محبّت کرے گا ۔(تفسیر فرات کوفی ص
128
/
146
روایت زید بن حمزہ بن محمد بن علی بن زیاد القصار)۔
990
۔ امام صادق (ع
)!
جس نے ہمارے دوست سے محبّت کی اس نے ہم سے محبتّ کی(بحار الانوار
100
/
124
/
34
روایت عبدالرحمان بن مسلم (المزار الکبیر)۔

991
۔ صالح بن میثم
!التمار
میں نے حضرت میثم کی کتاب میں دیکھا ہے کہ ہم لوگوں نے ایک شام امیر المومنین (ع) کی خدمت میں حاضری دی تو آپ نے فرمایا کہ جس مومن کے دل کا بھی خدا نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا وہ ہماری مودت کو اپنے دل میں ضرور پائے گا اور جس پر خدا کی ناراضگی ثبت ہوگئی ہے وہ ہماری دشمنی ضرور رکھے گا ، ہم اس بات پر خوش ہیں کہ مومن ہم سے دوستی رکھتاہے اور دشمن کی دشمنی کو ہم پہچانتے ہیں۔
ہمارا دوست رحمت خدا کی بناپر خوشحال ہے اور ہر روز اس کا منتظر رہتاہے اور ہمارا دشمن اپنی تعمیر جہنم کے کنارے پر کررہاہے جس کا انجام ایک دن اس میں گر جاناہے، گویا اہل رحمت کے لئے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ اس میں خوشحال ہے اور اہل جہنم کا انجام ہلاکت ہے۔
جس بندہ کے دل میں خدا نے خیر قرار دیدیاہے وہ ہماری محبت میں کوتاہی نہیں کرسکتاہے اور جو ہمارے دشمن سے محبت کرتاہے وہ ہمارا دوست نہیں ہوسکتاہے، دو طرح کی چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتی ہیں اور " خدا نے کسی سینہ میں دو دل نہیں قرار دیے ہیں۔ سورہ احزاب ایت
124
کہ ایک سے اس قوم سے محبت کرے اور دوسرے سے اس قوم سے ، جو ہمارا محب ہے وہ اتنا ہی خالص ہے جس قدر بغیر ملاوٹ والا سونا ہوتاہے۔
ہم نجیب و پاکیزہ افراد ہیں اور ہمارا گھرانہ انبیاء کا گھرانہ ہے، ہم اوصیاء کے وصی اور اللہ و رسول کے گروہ والے

ہیں، ہمارا باغی گروہ حزب الشیطان ہے، جو ہماری محبت کا حال آزمانا چاہے وہ اپنے دل کا امتحان کرلے، اگر ہمارے دشمنوں کی محبت بھی پائی جاتی ہے تو اسے معلوم رہے کہ خدا، جبریل اور میکائیل سب اس کے دشمن ہیں اور خدا تمام کافروں کا دشمن ہے (امالی طوسی (ر)

148

/

243

بشارة المصطفیٰ ص ،

87

کشف الغمہ

2

/

11

تاویل الآیات الظاہرة ص ،

439

روایت ابی الجارود و عن الصادق (ع)) ۔

992

۔ ابوالجارود نے امام باقر (ع) سے آیت شریفہ ' ' ما جعل اللہ لرجلٍ من قلبین فی جوفہ " کے بارے میں امیر المومنین (ع) کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ہماری اور ہمارے دشمن کی محبت ایک سینہ میں جمع نہیں ہوسکتی ہیں کہ خدا نے کسی کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے ہیں کہ ایک سے اس سے محبت کرے اور دوسرے سے اس سے دشمنی کرے، ہمارا محبت کرنے والا اتنا ہی مخلص ہوتاہے جیسے خالص سونا جس میں کسی طرح کی ملاوٹ نہ ہو، جو شخص ہماری محبت کا اندازہ کرنا چاہتاہے اسے چاہئے کہ اپنے دل کا امتحان کرلے، اگر ہماری محبت میں دشمن کو شریک پاتاہے تو نہ وہ ہم سے ہے اور نہ ہم اس سے ہیں اور اللہ بھی اس کا دشمن ہے اور جبریل و میکائیل بھی اور اللہ تمام کافروں کا دشمن ہے ۔(تفسیر قمی

2

ص

171

)۔

993

۔ امام صادق (ع) نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا جس کا سوال یہ تھا کہ ایک شخص آپ کا دوست تو ہے لیکن آپ کے دشمن سے برائت میں کمزوری محسوس کرتاہے، اس کے بارے
میں کیا خیال ہے؟ ... فرمایا، افسوس ، جو ہماری محبت کا دعویٰ کرے اور ہمارے دشمن سے برائت نہ کرے وہ جھوٹا ہے۔(مستطرفات السرائر

149

/

2

)۔

994

۔ ابوسعید خدری نے رسول اکرم سے ایک حاجت کے بارے میں فریاد کی تو آپ نے فرمایا کہ ابوسعید صبر کرو کہ فقر و

فاقہ میرے چاہنے والوں تک پہاڑوں کی بلندیوں سے وادیوں کی طرف آنے والے سیلاب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آتاہے
۔ (مسند
ابن حنبل
4
ص
85
/
11379
شعب الایمان ،
7
ص
318
/
10442
،
2
ص
174
/
1473
الفردوس ،
3
ص
155
/
4421
) ۔
995
۔ ابوذر رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ کے گھرانہ کا چاہنے والا ہوں تو فرمایا کہ ہوشیار رہو اور فقر کی سواری تیار رکھو کہ فقر ہمارے چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی تیز رفتاری سے زیادہ روانی کے ساتھ آتاہے
۔ (مستدرک
حاکم
4
ص
367
/
944

سنن ترمذی ،
4
ص
576
/
2350
شعب الایمان
2
ص
173
/
1471
) ۔
996
۔ ابن
!عباس
رسول اکرم کو سخت پریشانی کا سامنا ہوگیا اور علی (ع) کو اس کی خبر مل گئی تو وہ کام کی تلاش میں نکل پڑے تا کہ کچھ سامان حاصل کرکے رسول اکرم کی خدمت میں پیش کردیں، اتفاق سے ایک یہودی کے باغ میں سینچائی کا کام مل گیا اور سترہ کھجور کے عوض سترہ ڈول پانی نکالا اور وہ کھجور لے کر رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ یا ابا الحسن یہ کہاں سے ؟ عرض کی کہ مجھے آپ کی پریشانی کا علم ہوا تو میں کام کی تلاش میں نکل پڑا اور یہ کھجور لے حاضر ہوا ہوں۔
فرمایا کہ یہ تم نے خدا و رسول کی محبت میں کیا ہے ؟ عرض کی بیشک ! فرمایا کہ جب کوئی بندہ خدا و رسول سے محبت کرتاہے تو فقر و فاقہ اس کی طرف سیلاب کی روانی سے تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتاہے خدا و رسول سے محبت کرنے والے کو صبر کی سواری کو تیار رکھنا چاہئے۔ (السنن الکبریٰ
6
ص
197
/
1149
(تاریخ دمشق حالات امام علی (ع ،
2
ص
449
/
966
)۔
997
۔ عنمة
!الجہنئ

ایک دن رسول اکرم گھر سے برآمد ہوئے تو انصار کے ایک شخص نے ملاقات کرکے عرض کی کہ میرے ماں باپ قربان، آپ کے چہرہ پر کبیدگی کے آثار اچھے نہیں لگتے ہیں ، آخر اس کا سبب کیا ہے ؟ آپ نے تاویر اس شخص پر نظر کرنے کے بعد فرمایا کہ بھوک !

وہ شخص یہ سن کر روپڑا اور گھر میں کھانا تلاش کرنے لگا اور جب کچھ نہ ملا تو بنئ قریظہ میں جاکر ایک کھجور ایک ڈول پانی کھینچنے کا کام کرنے لگا اور جب کچھ کھجور جمع ہوگئے تو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور نوش فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ یہ کھجور کہاں سے آئے؟

اس نے ساری داستان بیان کی ۔

آپ نے فرمایا کہ شائد تم اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ بیشک ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایاہے کہ آپ میری نظر میں میری جان اور میرے اہل و عیال اور اموال سے زیادہ عزیز ہیں۔

فرمایا اگر ایسا ہے تو فقراور بلاء کے لئے تیار ہوجاؤ کہ ذات واجب کی قسم، فقر اور بلا کی رفتار میرے چاہنے والوں کی طرف بلندی کوہ سے سیلاب کی رفتار سے زیادہ تیز تر ہے۔(المعجم الکبیر

18

ص

84

/

155

اصابہ ،

4

ص

611

/

6097

اسد الغابہ ،

4

ص

294

/

4112

)۔

998

۔ امام علی (ع)! جو شخص بھی ہم سے محبت کرے وہ بلاء کی چادر تیار کرلے۔(غرر الحکم ص

9037

)۔

999

۔ امام علی (ع)! جو ہم سے محبت کرے اسے رنج و محن کی کھال اوڑ لینی چاہیئے۔ (غرر الحکم ص

9038

)۔

1000

۔ امام علی (ع
)!
جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے اسے سامان بلاء کو تیار کرلینا چاہیئے (الغارات
2
ص
588
تاویل الآیات الظاہرہ ص ،
775
)۔
1001
۔ امام علی (ع)! جو ہم اہلبیت(ع) سے محبت کرے اسے فقر کی چادر مہیار کرلینی چاہیئے۔(نہج البلاغہ حکمت ص
112
)۔
1002
۔ اصبغ بن نباتہ! میں امیر المومنین (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص وارد ہوا اور اس نے کہا کہ خدا گواہ ہے میں آپ سے محبت کرتاہوں، فرمایا تم صحیح کہتے ہو، ہماری طینت خزانہ قدرت میں محفوظ ہے اور اللہ نے اس کا عہد صلب آدم (ع) میں لیاہے لیکن اب چادر فقر اختیار کرلو کہ میں نے رسول اکرم سے سنا ہے کہ خدا کی قسم یا علی (ع) ! فقر کی رفتار تمھارے چاہنے والوں کی
طرف سیلاب کی رفتار سے زیادہ تیزتر ہے۔(المومن
16
ص
5
اعلام الدین ص ،
432
)۔
1003
۔ اصبغ بن
!نباتہ
میں امیر المومنین (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میں آپ سے خفیہ، علانیہ ہر حال میں محبت کرتاہوں! امیر المومنین (ع) نے یہ سن کر ایک لکڑی سے زمین کو کھودنا شروع کردیا، اس کے بعد سر اٹھاکر فرمایا کہ تو جھوٹاہے، میں نے نہ تیری شکل اپنے چاہنے والوں کی شکلوں میں دیکھی ہے اور نہ تیرا نام ان کے ناموں میں دیکھاہے۔
مجھے اس کلام سے بے حد تعجب ہوا اور میں خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ ایک دوسرے شخص نے آکر یہی بات دہرائی ! آپ نے پھر زمین کو کریدا اور فرمایا کہ تو سچ کہتاہے ، ہماری طینت طینتِ مرحومہ ہے، اس کا عہد پرودرگار نے روز میثاق لے لیا ہے اور اس سے کوئی شخص الگ نہیں ہوسکتاہے اور نہ اس میں کوئی شخص باہر سے داخل ہوسکتاہے، لیکن اب فقر کی چادر تیار کرلے کہ میں رسول اکرم کو یہ فرماتے سناہے کہ یا علی (ع) ! فاقہ کی رفتار تمھارے چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی رفتار سے تیزتر ہے۔(امالی طوسی (ر) ص
409
) /

921
بصائر الدرجات ص ،
390
/
391
اختصاص ص ،
311
/
312
۔
1004
۔ محمد بن
!مسلم
میں بیماری کی حالت میں مدینہ وارد ہوا تو کسی نے امام باقر (ع) کو میرے حالات کی اطلاع کردی ، آپ نے ایک غلام کے ہمراہ رومال سے ڈھانک کر ایک شربت ارسال فرمایا اور غلام نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ اپنے سامنے پلادینا، میں نے اسے دیکھا کہ انتہائی خوش ذائقہ اور خوشبودار ہے اور فوراً پی لیا۔
غلام نے کہا کہ اب اجازت دیجئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جب پی لیں تو تم واپس آجانا، میں غور کرنے لگا کہ ابھی تو میں اٹھنے کے قابل نہیں تھا اور اب یکبارگی اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور حضرت کے دروازہ پر حاضر ہوکر اذن طلب کیا، آپ نے اندر سے آواز دی کہ ٹھیک ہوگئے؟ اچھا اب اندر آجاؤ ! میں روتا ہوا داخل ہوا، سلام کرکے دست مبارک کو بوسہ دیا ، فرمایا رونے کا سبب کیا ہے؟
عرض کی ، میں آپ پر قربان، منزل اس قدر دور ہے کہ برابر حاضر نہیں ہوسکتا اور حالات ایسے ہیں کہ مدینہ میں قیام نہیں کرسکتا، یہ رونا اپنی غربت اور بدقسمتی کاہے۔
فرمایا کہ جہاں تک بلاء کا سوال ہے، پروردگار نے میرے چاہنے والوں کو ایسا ہی بنایا اور بلاء کو ان کی طرف تیز رفتار بنادیاہے اور جہاں تک غربت کا سوال ہے تو حضرت ابوعبداللہ سے سبق لینا چاہیئے جو شط فرات پر ہم سب سے دور ہیں۔
رہ گیا تمھاری منزل کا ہم سے دور ہونا تو مومن ہمیشہ اس دار دنیا میں غریب رہتاہے یہاں تک کہ جوار رحمت الہیہ میں پہنچ جائے۔
اور تم نے ہم سے قریب رہنے اور ہمیں دیکھنے کی خواہش کا جو اظہار کیا ہے تو اللہ تمھاری نیت سے باخبر ہے اور تمھیں اس جذبہ پر اجر عنایت کرنے والا ہے۔(رجال کشی
1
ص
391
/
281
کامل الزیارات ص ،
275
اختصاص ص ،
52
مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

181

)-

Source URL:

https://www.al-islam.org/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D9%BE%D9%86%D8%AC%D9%85-%D8%B9%D9%84%D8%A7%D9%85%D8%A7%D8%AA-%D9%85%D8%AD%D8%A8%D8%AA-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9